حدودِ ارتداد و بغاوت : پاکستان، سعودی عرب، مصر اور ملائشیا کے قوانین اور ان کے عملی اطلاقات

(*Sharīah* Penalties for Apostasy and Rebellion: Laws of Pakistan, Saudi Arabia, Egypt and Malaysia and their Applications)

*محمد زاہد ارشد
**ڈاکٹر محمد شہباز منج

Abstract

This article studies *Sharīah* penalties for apostasy and rebellion and their applications in the laws of Pakistan, Saudi Arabia, Egypt and Malaysia. It argues that in Pakistani law, an apostate is given time by the court to repent as many days as he deems fit and this period does not exceed one month. Similarly, according to Saudi Arabian law, an apostate is given a period of at least one month to repent, during which time the apostate will spend time in prison. If he later repents, this is compensated, otherwise it is punishable by death. In Egypt, apostates are given up to 1 month to repent, after which, if they do not repent, they are given death penalty. In Malaysia, apostates are fined. According to the Pakistan Penal Code, a person who commits mutiny is sentenced to life imprisonment and a fine. In Saudi Arabia, mutiny is punishable by death, while in Egypt, mutiny is punishable by up to six months. In Malaysia, anyone who rebels against the ruling regime or participates in any form is punishable by death and sometimes life imprisonment or a fine. According to Islamic law, apostasy and rebellion are punishable only by beheading in Saudi Arabia, while in all three countries, including Pakistan, apostasy and rebellion are punishable by imprisonment, fine or death.

* پی ایچ ڈی سکالر اسلامیات، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونی ورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا
** اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونی ورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

However, most of the earlier courts have given relief to the convicts in the punishment and in these three countries the implementation of Shariah punishment is almost non-existent.

Key Words: *Sharīah* Penalties, Apostasy, Rebellion, laws of Pakistan, Saudi Arabia, Egypt, Malaysia

ان سطور میں پاکستان، سعودی عرب، مصر اور ملائشیا کے قوانین کے حوالے سے ارتداد اور بغاوت کی حدود پر بحث کی گئی ہے۔ اس میں جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان ممالک میں زیر نظر حدود کے حوالے سے کیا نقطۂ نظر اختیار کیا گیا ہے اور اس ضمن میں اسلامی نقطۂ نظر کیا ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ قوانین کا مطالعہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا تقابل بھی پیش کیا گیا ہے، نیز ام کی خوبیوں اور قابل اصلاح پہلوؤں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ سب سے پہلے ارتداد سے متعلق پاکستانی قانون کا مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔

مسودہ

قانونِ ارتداد آرڈیننس مجوزہ، ۱۹۸۴ء

۱۔ مختصر عنوان، وسعت، اطلاق اور آغاز

۱۔ آرڈیننس ہذا عنوان کا آرڈیننس ۱۹۸۴ء ہو گا۔

۲۔ اس کا اطلاق پورے پاکستان کے ہر شہری پر ہو گا۔ خواہ اس کا قیام پاکستان سے باہر کسی مقام پر ہو گا۔

۳۔ یہ آرڈیننس فی الفور نافذ العمل ہو گا۔[1]

۲۔ آرڈیننس ہذا میں الاّ یہ کہ موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی امر اس سے متصادم ہو:

(الف) ارتداد سے مراد کسی مسلمان کا بشمول ضروریات دین جن میں حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت بھی شامل ہے، ترک اسلام ہے۔

(ب) "مرتد" سے مراد ایسا شخص ہے۔ جس نے ارتداد کا ارتکاب کیا ہو،

(ج) "توبہ" سے مراد یہ ہے کہ مرتد اپنے ارتداد سے رجوع کر لے اور دین اسلام کی طرف لوٹ آئے۔

۳۔ ارتکاب ارتداد کی شرائط

ارتداد کا جرم واقع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مرتکب

(الف) بالغ ہو۔

(ب) عاقل ہو۔

(ج) اس نے ارتداد رضاکارانہ کیا ہو۔

"بالغ" سے مراد ایسا شخص ہے جس کی عمر مرد ہونے کی صورت میں اٹھارہ سال اور عورت ہونے کی صورت میں سولہ

---

[1] قانون ارتداد آرڈیننس 1984 کمیشن رپورٹ، ص 105۔

سال ہو چکی ہو یا وہ جسمانی طور پر بلوغت کی حد تک پہنچ چکا ہو، یعنی ان سے جو چیز پہلے واقع ہو۔

اثبات ارتداد

ارتداد کا جرم مندرجہ ذیل دو صورتوں میں کسی ایک میں ثابت ہو گا۔

(الف) ملزم خود عدالت میں سماعت کے دوران اس امر کا اقرار کرے کہ اس نے جرم ارتداد کا ارتکاب کیا ہے۔

(ب) کم از کم دو بالغ مرد گواہ جن کے بارے میں عدالت تزکیتہ الشہود کے تقاضوں کا لحاظ رکھتے ہوئے مطمئن ہو کہ وہ عادل لوگ ہیں۔ اس امر کی گواہی دیں کہ ملزم نے جرم ارتداد کا ارتکاب کیا ہے۔

وضاحت نمبر ا

تزکیہ الشہود سے مراد تحقیقات کا وہ طریقہ ہے جس کے ذریعہ عدالت کسی گواہ کے بارے میں معلوم کرتی ہے کہ آیا وہ عادل ہے یا غیر عادل۔

وضاحت نمبر ۲:

"عادل" سے مراد ایسا مسلمان ہے جو دینی فرائض وواجبات کے پابند ہونے میں معروف ہو اور کبائر سے اجتناب کرتا ہو۔[2]

مرتد سے توبہ کا مطالبہ

ا۔ جب دفعہ ۴ کے تحت مطلوبہ صورت میں جرم ارتداد کا ثبوت مہیا ہو جائے تو عدالت مرتد سے کہے گی کہ وہ ارتداد سے توبہ کر لے اگر مجرم توبہ کی دعوت ملنے کے فوراً بعد توبہ نہ کرے تو عدالت اسے اس غرض کے لئے اچھی طرح غور و فکر کے لئے تین یا اتنے دنوں کی مہلت دے گی، جتنے دن کی مہلت دینا وہ مناسب خیال کرے لیکن مہلت ایک مہینے سے زیادہ نہ ہو گی۔ اس عرصے کے دوران مجرم کو قید رکھا جائے گا اور حسبِ قواعد اسے اسلام کی طرف لوٹ آنے کی تلقین کی جائے گی۔

۲۔ اگر مرتد توبہ کی دعوت ملنے کے فوراً بعد یا ذیلی دفعہ ایک (ا) کے تحت مقررہ مہلت کے اندر اندر توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی اور وہ بری کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ توبہ کو مسترد کرتے ہوئے اپنے ارتداد پر اصرار کرے تو اسے دفعہ ۷ کے تحت سزا دی جائے گی۔[3]

جرم ارتداد کی تکرار

اگر کوئی شخص پہلی بار جرم ارتداد پر توبہ کر لینے اور اس سبب سے معافی مل جانے کے بعد دوبارہ ارتداد کا مرتکب ہو گا تو اس پر دفعہ ۵ کے مندرجات کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق کیا جائے گا۔ الا یہ اگر کوئی دوسری یا تیسری بار جرم ارتداد کا ارتکاب کرے گا تو اسے، بلا لحاظ اس امر کے کہ اس کی توبہ قبول کر لی گئی ہے، قید بامشقت یا قید سادہ کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد دو سال تک کی ہو سکتی ہے۔

---

[2] ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی، حدودِ آرڈیننس کتاب وسنت کی روشنی میں، 341۔

[3] ۔ جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، مجموعہ قوانین اسلام، ۶۰۱:۹۔ ۶۰۲

مزید شرط یہ ہے کہ اگو کوئی چوتھی بار جرم ارتداد کا مرتکب ہو تو اس پر قانون ہذا کی دفعہ ۵ لاگو نہیں ہو گی بلکہ دفعہ ۷ میں دی گئی سزا کا مستوجب ہو گا۔

سزائے ارتداد

ا۔ جو کوئی مرد جرم ارتداد کا مرتکب ہو گا اسے موت کی سزا دی جائے گی مگر شرط یہ ہے کہ سزائے موت کے اجراء سے پیشتر یا عین وقت پر مرتد توبہ کر لے یا توبہ کے لئے آمادہ ہو تو اسے مزید اجرائے احکام کے لئے عدالت کے روبرو فوراً پیش کیا جائے گا۔

۲۔ جو کوئی عورت جرم ارتداد کا ارتکاب کرے گی، اسے قید میں رکھا جائے گا تا کہ وہ اپنے جرم سے توبہ کر لے۔

۸۔ مرتد کی جائیداد

ا۔ کسی مرتد کے خلاف اس کے ارتداد کی بنیاد پر قانونی کارروائی کی تجویز ہو جانے پر عدالت اس کی جائیداد پر اس کے جملہ حقوق معطل کر دے گی جن میں حق تصرف بھی شامل ہے۔

۲۔ مرتد کے جرم سے توبہ کرنے کی بناء پر عدالت کی طرف سے برأت ہو جانے کی صورت میں اس کی جائیداد حقوق بحال ہو جائیں گے۔

۳۔ جہاں جرمِ ارتداد کا مرتکب پائے جانے پر کسی شخص پر سزائے موت جاری ہو گئی ہو تو اس کے ارتکابِ جرم سے پہلے کی مکسوبہ املاک اس کے مسلم ورثاء کی طرف منتقل ہو جائیں گی اور ارتکاب کے بعد حاصل شدہ بحق سرکار ضبط ہو جائیں۔

۴۔ مرتدہ کے اس کی جائیداد پر جملہ حقوق اس کی موت یا جرم سے توبہ تک معطل رہیں گے۔ حالت ارتداد ہی میں موت کی صورت میں اس کی جائیداد اس کے مسلم ورثاء کو ملے گی جو جائیداد اس نے ارتکاب جرم کے بعد حاصل کی ہو گی وہ بحق سرکار ضبط ہو جائے گی۔ اور ارتداد سے توبہ کی صورت میں اس کی جائیداد پر اس کے تمام حقوق بحال ہو جائیں گے اور یہ سمجھا جائے گا یہ حقوق ہمیشہ کی طرح اس کو حاصل ہیں۔[4]

ولادتِ اولادِ مرتد اور ان کی جائیداد کو تحویل میں رکھنے کا حق

مرتد کے نابالغ بچوں کی ذات اور جائیداد کی ولایت کے معاملے میں اس کے نابالغ بچوں کی ذات اور جائیداد پر مرتد یا مرتدہ کا حق حضانت، مرتد مرتدہ کی موت یا توبہ تک معطل رہیں گے اور مرتد یا مرتدہ کے نابالغ بچوں کی ذات اور جائیداد کی تولیت کے لئے عدالت ایک ولی کا تقرر عمل میں لائے گی جو نابالغ بچے بچوں کی جائیداد کے انتظام وانصرام کا بھی ذمہ دار ہو گا اور مرتد کے توبہ کرنے اور عدالت سے بری ہو جانے کی صورت میں نابالغ بچوں کی ذات اور جائیداد پر اس کے حقوق بحال ہو جائیں گے۔ الا یہ کہ اس شیر خوار بچے کے مرتدہ کی حفلنت میں دینے کی اجازت ہو گی جو اپنی ماں کا دودھ پیتا ہو۔

عدت:

---

4 جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، مجموعہ قوانینِ اسلام، ۶۰۳:۹

ا۔ آغاز عدت اس تاریخ سے ہو گا جس تاریخ کو مرتد کا جرم ارتداد قطعی قرار پائے گا۔
۲۔ مرتد کی بیوی کی عدت چار مہینے دس دن یا حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل ہو گی۔
۳۔ مرتدہ کی عدت تین طہر یا تین مہینے یا حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل ہو گی۔
۴۔ مرتدہ کی اپنی عدت کے دوران توبہ کر لینے کی صورت میں اس کے خاوند سے اس کا نکاح برقرار رہے گا۔ لیکن عدت کے بعد توبہ کر لینے کی صورت میں خاوند سے اس کی تجدید نکاح جائز ہو گا۔

آرڈیننس ہذا دیگر تمام قوانین پر فائق ہو گا

آرڈیننس ہذا کے احکام نافذالوقت تمام دیگر قوانین فائق ہوں گے۔

تعبیر

آرڈیننس ہذا کے احکام کی تعبیر اور اطلاق میں عدالت، قرآن مجید، سنت نبوی ﷺ اور فقہ اسلامی سے رہنمائی حاصل کرے گی۔

قواعد

وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اسلامی نظریاتی کونسل میں مشورے سے ایسے قواعد وضع کرے گی جو اس کی رائے میں آرڈیننس ہذا کے اغراض و دیگر ذیلی یا متعلقہ امور کی تکمیل کے لئے ضروری ہوں۔[5]

حدارتداد سے متعلق سعودی عرب کا قانون اور عملی اطلاقات

سعودی عرب کے قانون میں مرتد کے حد مقرر کرتے ہوئے اسے توبہ کا وقت دیا جائے گا اور قید کے طور پر وہ کم از کم ایک ماہ جیل میں گزارے گا۔ بعدازاں اگر وہ اپنے گناہ سے تائب ہو جاتا ہے تو اُس کی تلافی ہو گی وگرنہ بطور حد اسے سزائے موت مقرر کی جائے گی۔

حدِارتداد سے متعلق مصری قانون اور عملی اطلاقات

مصری قانون میں مرتد کی حد مقرر کرتے ہوئے اسے توبہ کا وقت دیا جائے گا اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک قید میں جائے گا۔ اگر مرتد توبہ کرے گا تو اسے دوبارہ معاف کر دیا جائے گا اگرہ توبہ نہ کرے تو اسے حد کے طور سزائے موت کی سزا دی جائے گی۔

دفعات قانون

مادہ ا۔ ارتداد کی تعریف

(الف) ارتداد یہ ہے کہ آدمی اسلام سے پھر جائے۔
(ب) مرتد وہ ہے جو
(ا) اپنے کسی قول یا فعل کے ذریعے صراحتاً دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے۔
(۲) کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کے متعلق دین کا ایک ضروری حصہ ہونا معلوم ہو۔

---

5 جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن ،اسلام کا قانونِ ارتداد (لاہور، قانونی کتب خانہ، 1973ء)، ص 204

(۳)　جس سے کوئی ایسا قول یا فعل صادر ہو جس سے کسی نبی یا رسول یا فرشتے یا قرآن مجید کا استخفاف لازم آتا ہو۔

مادہ ۲۔ مرتد کی شرطیں:

(الف)　مرتد کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ عاقل ہو، بالغ ہو، خود مختار ہو، اس کی عمر ہجری تقویم کے مطابق اٹھارہ سال ہو چکی ہو۔

(ب)　مرتد پر ارتداد کے احکام صرف اس صورت میں نافذ ہوں گے جب کہ وہ اپنے عمل کے حکم (نتیجہ) سے واقف ہو اور یہ کہ اسلام کی طرف رجوع کرنے سے انکار کر دے۔[6]

مادہ ۳۔ مجرم سے توبہ کا مطالبہ:

(الف)　ارتداد کے ملزم کو ایک ماہ تک بطور اختیار قید میں رکھا جائے گا اور اس دوران میں اس سے کہا جائے گا کہ وہ توبہ کر لے اور اسے نصیحت کی جائے گی۔

(ب)　ملزم کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ اس مدت کے دوران میں پبلک پراسیکیوٹر کو درخواست دے اور اس میں اپنی توبہ کا اعلان کرے۔ پبلک پراسیکیوٹر درخواست کی تحقیق کرے گا اور اگر اس کی توبہ کی صحت ثابت ہو گئی تو وہ فوجداری مقدمہ قائم کرنے کے لئے کسی وجہ کے موجود نہ ہونے اور ملزم کے رہا کئے جانے کا حکم صادر کر دے گا۔

(ج)　ارتداد کے ملزم سے مقدمے کے تمام مراحل میں نیز سزا نافذ کرنے والے ادارے، محکمے کی جانب سے کہا جائے گا کہ وہ توبہ کرے اور ملزم نے جو کفر کیا ہے اگر وہ اس سے رجوع کر لے تو اسے توبہ سمجھا جائے گا۔

مادہ ۴۔ ثبوت جرم

ارتداد کا جرم مندرجہ ذیل دو صورتوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ ثابت ہو گا۔

(الف)　ملزم خود عدالت مجاز سماعت کے روبرو ایک مرتبہ اپنے جرم کا اقرار کرے۔

(ب)　دو عادل مرد گواہوں سے جب کہ وہ اپنی گواہی میں صاف طور سے اس چیز کا بیان کریں جس سے اس کا کفر لازم آتا ہو۔

مادہ ۵۔ مرتد کی سزا

مرتد خواہ مرد ہو یا عورت اسے۔

(الف)　حد کے طور پر سزائے موت دی جائے گی۔

(ب)　اگر مرتد متعدد بار ارتداد کا مرتکب ہو اور بار بار توبہ کرے تو اسے تعزیر کے طور پر سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت دس سال سے زیادہ نہ ہو گی۔

(ج)　جب کہ مرتد نابالغ یعنی ہجری تقویم کے مطابق اٹھارہ سال سے کم عمر کا ہو تو اسے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق سزا دی جائے گی۔

---

[6] المستشعار علی منصور، "نظام التجریم والعقائب (مصر: دار الفکر، س ن)، ۱۰۵۔

(۱) جب کہ اس کی عمر پورے سات سال لیکن چودہ سال سے کم ہو، اسے تنبیہ و تلقین نیز ملامت کی جائے گی اور قاضی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ بمطابق احکام قانون عقوبات مجرم کے بارے میں ایسی تدابیر اختیار کرے جو نرم ہوں لیکن اسے ارتکاب جرم سے روک دیں۔

(۲) جب کہ مجرم کی عمر پورے چودہ سال کی ہو لیکن اٹھارہ سال کی نہ ہوئی ہو تو اگر وہ ارتداد پر اصرار کرے یا اس کا اعادہ کرے تو اس کے بارے میں ارتداد پر اصرار یا اس کے اعادے کی صورت میں، انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔[7]

مادہ۶۔ مرتد کا مال

(الف) مرتد اپنے مال میں تصرفات نہ کر سکے گا اور اس کا مال پبلک پراسیکیوٹر کے مقرر کردہ ایک ٹرسٹی کی تحویل میں دے دیا جائے گا تاکہ وہ اس کا انتظام وانصرام اور نگرانی کرے۔

(ب) اگر مرتد اپنے جرم سے توبہ کرلے اور اسلام کی طرف لوٹ آئے تو اس کا مال اسے واپس کر دیا جائے گا۔

(ج) لیکن اگر اسے حد کے طور پر قتل کر دیا جائے۔ یا حالت ارتداد ہی میں اسے موت آجائے تو اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کو دے دیا جائے گا۔

مادہ۷۔ جرم ارتداد کی قسم

ارتداد کا جرم جو حد کے طور پر مستوجب سزائے موت ہو اسے فوجداری تصور کیا جائے گا۔

مادہ۸۔ سزائے مرتد کی قطعیت

اس قانون کے تحت حد کے طور پر دی گئی سزائے ارتداد کی نہ تنفیذ کو روکا جا سکتا ہے، نہ اسے کسی اور سزا سے بدلا جا سکتا ہے، نہ اس میں کمی کی جا سکتی ہے، نہ اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔

مادہ۹۔ فیصلے کا عدالت مرافعہ کے سامنے پیش کیا جانا

آخری احکام کے خلاف اپیل کے لئے مقررہ قواعد وضوابط سے استثناء:

(الف) جب کہ عدالت نے ارتداد کے مقدمہ میں مجرم کو سزائے موت کا حکم سنایا ہو تو ضروری ہوگا کہ مقدمہ اس کے پورے ریکارڈ کے ساتھ فیصلے کی تاریخ سے چالیس دن کے اندر اندر عدالت مرافعہ کے سامنے پیش کیا جائے۔ اگر ملزم کا کوئی وکیل نہ ہو تو عدالت اس کے لئے وکیل مقرر کرے گی اور پبلک پراسیکیوٹر اپنی رائے پر مشتمل ایک نوٹ آئندہ پندرہ دن کے اندر اندر عدالت کے سامنے پیش کریگا اور ملزم کا وکیل اس سے اگلے پندرہ دن کے اندر اپنا دفاع داخل کرے گا۔

(ب) عدالت مرافعہ معروضی اور قانونی نقطہ نگاہ سے مقدمے کا فیصلہ کرے گی اور اس کا فیصلہ قطعی تصور کیا جائے گا۔[8]

مادہ۱۰۔ حکم کا نفاذ

ارتداد کے جرم میں سزائے موت کا حکم اس وقت تک نافذ نہ کیا جائے گا جب تک عدالت مرافعہ مقدمے کا آخری فیصلہ نہ

---

7 المستشعار علی منصور، نظام التجریم والعقائب، ۱۰۶۔۱۰۷۔

8 المستشعار، علی منصور، نظام التجریم والعقائب، ۱۰۸

کر دے۔

مادہ۱۱۔ مرتد کی توبہ

(الف) اگر مرتد سزا کے نفاذ سے پہلے پہلے توبہ کر لے گا تو اسکی توبہ قبول کی جائیگی اور مقدمہ قبول توبہ کے تصفیے کیلئے دوبارہ عدالت مرافعہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(ب) ایسی حالت میں جن کا ذکر دفعہ (۵) کی شق (ب) میں کیا گیا ہے مقدمہ تعزیری سزا کی توثیق کے لئے فوجداری عدالت کے سامنے دوبارہ پیش کیا جائے گا۔

مادہ۱۲۔ حد ارتداد کا نفاذ

اس قانون کے تحت دی گئی سزائے موت انہی قواعد و ضوابط کے مطابق نافذ کی جائے گی جو سزائے موت کی تنفیذ کے لئے اس وقت مروج ہیں۔

مادہ۱۳۔ دوسرے قوانین کا اطلاق

جن امور کے بارے میں اس قانون، متعلق بہ حرام ارتداد مستوجب حد کے اندر کوئی دفعہ شامل نہیں ان پر امام مالک کے مشہور مذہب کا اطلاق کیا جائے گا۔

لیکن جہاں تک قواعد و ضوابط کا تعلق ہے تو جن قواعد و ضوابط کے بارے میں اس قانون کے اندر کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ان پر قانون ضابطہ فوجداری نافذ کیا جائے گا۔

جن معاملات کے بارے میں اس قانون کے اندر کوئی خاص دفعہ شامل نہیں ان معاملات پر قانون عقوبات یا کسی اور قانون کے اطلاق میں اس قانون کے احکام رکاوٹ نہیں بنیں گے۔[9]

مادہ۱۴۔ تنسیخ

قانون ہٰذا کے احکام کے خلاف تمام قوانین بذریعہ ہٰذا منسوخ کے لئے جاتے ہیں۔

مادہ۱۵۔ نفاذ

وزیر انصاف پر لازم ہے کہ وہ اس قانون کو نافذ کرے۔ یہ قانون سرکاری جریدے میں اپنی اشاعت کے تیس(۳۰) دن بعد نافذ العمل ہو گا۔[10]

حد ارتداد سے متعلق ملائیشیاء کا قانون اور عملی اطلاقات

ملائیشیاء میں ارتداد کا قانون اور مذہب کی آزادی:

مذہب کی آزادی کا حق اسلام کے بنیادی حقوق میں ضمانت دیا گیا ہے سورۃالبقرہ کے ۲۵۶ میں اس بات پر زور ڈالا گیا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ تاہم جدید مسلم ماہرین کی اکثریت کی رائے ہے کہ مذہب کی آزادی کا حق مسلمانوں کے لئے ضروری نہیں ہے جو اسلامی عقیدے کو چھوڑنے کا، ارادہ رکھتے ہیں یا جن نے اسلام سے ارتداد کیا تو اُن کے لئے مو

[9] قانون العقوبات مصری، ص 147۔

[10] Egypt criminal code english, P:194.

ت کی سزا ہے۔ حقیقت میں ارتداد کی سزا قرآن میں تجویز کی گئی اور نہ ہی پاک نبی ﷺ نے اس کی سزا تجویز کی ہے۔ نبی ﷺ نے ارتداد کرنے والی پر موت کی سزا عائد کی تھی کیونکہ اُن کا کام تکبر والا تھا اور ان سے اسلام کے لیے دشمنی ظاہر ہوتی تھی۔ وہ مسلمان جنھوں نے صرف مذہب اسلام کا دعویٰ کیا تو انہوں نے صرف توبہ کے پراسیس سے گزرنے کی ضرورت تھی۔ مذہب کی آزادی کا حق ملائیشیاء کے ادارے آرٹیکل ۱۱ میں میں آزادی دی گئی ہے۔ شریعۃً کورٹ کی عدالتی کارروائی چھوٹ کر ہوتا ہے۔ ارتداؤں کو جرمانے، قید اور کوڑوں جیسی سزائیں دی جاتی ہیں۔ یہ آرٹیکل مذہب کے آزادی کے حق کو زیادہ گہرائی سے مطالبہ کرواتا ہے اور ارتداد کا مسئلہ اسلامی قانون سے ہے کہ مسلمان جو مذہب اسلام کوئی بھی سزا کا ارادہ رکھتے ہیں اُن کو صرف توبہ کے پراسیس سے گزرنے کی ضرورت ہے اور کوئی بھی سزا ارتداد کے لئے تجویز کرنا مذہب کی آزادی کے حق کے خلاف ہے۔ کچھ لوگوں نے بحث کی ہے کہ اسلام ایک سرکاری مذہب ہے لیکن اسلام کبھی بھی سرکاری طور پر اعلیٰ عہدہ سے لطف نہیں اٹھاتا۔ مثال کے طور پر اسلام کو چھوڑنا اور دوسرے مذہب کو قبول کرنا غیر قانونی ہے یہ اس طرح کی سزائیں شریعۃً کورٹ کی طرف سے موت کی سزا جرمانہ قید اور کوڑوں جیسی ہیں۔ چند پچھلی دہایوں سے مذہبی آزادی کا مسئلہ علماء اور ہیومن رائٹس پر بات کرنے والوں کے درمیان ایک دلچسپی کا رجحان ہے۔ ذاتی آزادی کا انتخاب نسل کا فرق سزا اور ارتاد جب یہ نبی نوع انسان کے حقوق کے متعلق آتا ہے۔ مذہبی آزادی کا گلوبل رجحان عملی میدان میں آتا ہے اور جب مغربی تصور اور بین الاقوامی معاہدہ بنچ مارک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسلام ہی صرف ایسا مذہب ہے جو کہ مذہب کی تبدیلی پر پابندی اور سزا عائد کرتا ہے۔ Fenton 2003 وضاحت کرتا ہے کہ اسلام ہی مذہبی طور پر ریاست کی خدمت کرنے پر زور دیتا ہے۔ تاہم اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو نبی نوع انسان کی فطری خواہشات کو پورا کرنے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ پیدائشی طور پر قانونی حق ہے انسان کی فطری انداد ناجائز یا ناممکن ہے اگرچہ مذہبی آزادی اسلام کے ساتھ ایک ارادہ اور اسلامی ریاست مہیا کرتی ہے۔[11]

حد بغاوت سے متعلق پاکستانی قانون اور عملی اطلاقات

پاکستان پینل کوڈ کے تحت کام کے خلاف جرائم تصور کئے جاتے ہیں۔ بغاوت ان عملوں میں سے ایک ہے بغاوت یا غداری ایک دوسرے کے ساتھ ملے جلے ہیں تاہم حقیقت میں یہ دونوں اصطلاحات ایک دوسرے سے مختلف ہیں ان کے درمیان بڑا اختلاف یہ ہے کہ غداری اور بغاوت نہیں جو کہ عوامی سکون کی تشدد کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ پاکستان پینل کوڈ کے مطابق بغاوت میں درج ذیل کام آتے ہیں جس میں قانونی طور پر قائم کی گئی کے خلاف نفرت کی وجہ سے بنتے ہیں یا اس قسم کی گورنمنٹ کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بغاوت کی وضاحت

درج ذیل نکات کی مزید وضاحت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں:

ا۔ بغاوت کا پیدا کرنا۔

---

[11]Mohammad Azam Adeel Article in Asian Journal Of Comparative Law January 2007 P#-1-4.

۲۔ دہشت کے لئے حوصلہ افزائی کرنا۔

بغاوت کا پیدا کرنا

بغاوت ایک بڑا ذریعہ خیال کیا جاتا ہے کسی بھی قانونی طور پر قائم کی ہوئی گورنمنٹ کے خلاف بغاوت پیدا کرنے کا۔

بغاوت کے لئے حوصلہ افزائی کرنا

ان کے مقاصد میں سے بغاوت کا ایک مقصد ایک قانونی طور پر قائم کی ہوئی گورنمنٹ کے خلاف بغاوت پیدا کرنے کے لئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

۳۔ دہشت گردی اور پبلک قوانین کے خلاف ہونا:

زیادہ ریاستوں میں بغاوت کے متعلق قوانین کسی کے لئے دہشت گردی اور عوامی قوانین کے مخالفت ہے۔

بغاوت کی سزا:

بغاوت کے ارتکاب پر درج ذیل تین مختلف سزائیں دی جاتی ہیں۔

عمر قید اور جرمانہ

ایک شخص جو بغاوت کا ارتکاب کرتا ہے اور اسے عمر قید کی جاتا ہے یا اس پر جرمانہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

قید اور جرمانہ

ایک شخص جو کہ بغاوت کرتا ہے اس کو قید کی سزا دی ج اتی ہے جو کہ سات تک تک بڑھائی جاسکتی ہے اور اس پر جرمانہ بھی عائد کیا جاتا ہے۔ ایک شخص جو کہ بغاوت کرتا ہے اُس پر جرمانہ کی سزا عائد کی جاتی ہے۔

نتیجہ

نتیجتاً بیان کیا جاتا ہے کہ زیادہ قانون جو کہ پاکستان پینل کوڈ میں موجود ہیں یہ برطانوی عہد کے مطابق ہیں بغاوت کا قانون ان میں سے ایک ہے اگرچہ یونائیٹڈ کنگڈم نے ۲۰۱۰ سے بغاوت کا قانون ختم کردیا ہے۔ پھر بھی اس طرح کا قانون پاکستان میں قابلِ عمل ہے۔

حدِ بغاوت سے متعلق سعودی عرب کا قانون اور عملی اطلاقات

سعودی عرب اور یمن ہی دو ایسے اسلامی ممالک ہیں جن میں عصرِ حاضر میں بھی قرآن و حدیث کے مطابق ہر ایک جرم پر اسلامی سزا نافذ کرتے ہیں اور اسلامی قوانین کے مطابق اس پر عمل درآمد کروایا جاتا ہے، تاکہ اس کو دیکھنے والا اس سے عبرت حاصل کرے اور کسی بھی جرم کا ارتکاب کرنے سے گریز کرے۔ جیساکہ قرآن پاک میں بغاوت کے متعلق فرمایا گیا ہے:

وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَہُمَا فَاِنْم بَغَتْ اِحْدٰھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِی حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ فَاِنْ فَآئَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَہُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَo اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ[12] ترجمہ ''اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروپس میں سے

[12] الحجرات 10:9۔

دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر اِن میں سے ایک گروہ دورے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل سے صلح کرادو اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو۔ اور اللہ سے ڈرو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔"

یٰٓأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْئٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا[13] ترجمہ: "اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی۔ جس نے برضا اپنا ہاتھ امام کے ہاتھ میں دے دیا، اسے جہاں تک ہو سکے امام کی اطاعت کرنی چاہیے اور اگر کوئی دوسرا اُس (امام) سے منارعت کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔"

آپؐ نے ارشاد فرمایا: "عنقریب اس طرح ہو گا۔ آپؐ نے آواز بلند فرمائی۔ سنو جب میری امت یکجا ہو اور کوئی اس کے خلاف خروج کرے تو اس کی گردن اڑا دو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔"[14]

دنیا میں دو ملک ہی ایسے ہیں جہاں پر اسلامی قرآن و حدیث کے اصولوں کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔ سعودی عرب اور یمن اس لئے سعودی عرب میں بغاوت کی سزا گردن زدنی ہے۔

موت کی سزا باقاعدہ طور پر غیر تشدد جرائم پر عائد کی جاتی ہے جس میں بغاوت اور منشیات کے جرائم شامل ہیں حتیٰ کہ زنا، ارتداد اور جادو جیسے جرائم پر موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔

سعودی عرب کی حکومت نے بغاوت کے جرم میں ۱۴ قیدیوں کو موت کی سزا دی۔ جنوری ۲۰۱۶ء میں سعودی عرب میں ۴۷ لوگوں کو ایک ہی وقت میں موت کی سزا دی کم از کم ایک علی الربیع تھا جو کہ بغاوت کے جرم میں مبتلا تھا، جبکہ سعودی عرب نے دعویٰ کیا ہے کہ ۴۷ لوگ بغاوت کے جرم میں مبتلا تھے۔

حدِ بغاوت سے متعلق مصری قانون اور عملی اطلاقات

مصر میں بغاوت کی حد قائم کرتے وقت مختلف صورتوں کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی ڈیوٹی کے دوران کسی کو دھمکی دیتا ہے تو اسے قانون کے مطابق قید کیا جاتا ہے اور یہ قید چھ ماہ سے زیادہ نہیں دی جاتی۔

آرٹیکل ۱۳۳:

جب کو اشارے، گفت گو یا دھمکی سے مخالفت کرتا ہے ایک عوامی سرکاری طور پر، سول نوکر، ایک قانون کا افسر یا کوئی شخص قومی خدمت کے ساتھ جرمانہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی ڈیوٹی ادا کر رہا ہوتا ہے یا اپنی کارکردگی کی وجہ سے اُس کو قانون کے مطابق قید کیا جاتا ہے جو کہ چھ ماہ سے زیادہ نہیں بڑھای جاسکتی۔ اور جرمانہ بھی عائد کیا جاسکتا ہے جو کہ دو سو پاونڈ سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

اگر مخالفت کو عدالتی یا انتظامی کورٹ یا ایک کونسل یا ممبروں میں سے ایک اس کے حق میں ہوتا ہے بحث کے دوران تو

---

13 النساء: ۵۹:4۔

14 المقدسی، المغنی، ۳: ۴۸۔

سزا کے طور پر حراست ایک سال سے زیادہ نہیں بڑھائی جاسکتی۔ یا جرمانہ پانچ سو پاؤنڈ سے نہیں بڑھایا جاسکتا۔[15]

آرٹیکل ۱۳۴:

اگر مخالفت کیبل، ٹیلی فون، تحریر یا پوسٹر کے ذریعے ہوگئی تو سزا پچھلے آرٹیکل کے پہلے حصہ کے مطابق ہوگئی۔

آرٹیکل ۱۳۵:

جو کوئی پبلک اتھارٹیز انتظامیہ اور ڈی پارٹ منٹس کو پریشان کرتا ہے تو اس کو پبلک سروس کے ذریعے جرمانہ کیا جائے گا اس کو کسی طریقے سے باخبر کیا جائے گا جب اس کی وجہ سے انتشار، حادثات یا خطرات جو حقیقت میں موجود نہیں ہیں۔ تو اس کو ایک عرصہ تک حراست کی سزا دی جائے گی۔ جو کہ تیس مہینوں سے زیادہ نہیں بڑھائی جائے گی اور اس کو جرمانہ بھی کیا جائے گا جو کہ دو سو پاؤنڈ سے زیادہ نہیں ہوگا یا اسی طرح کی سزا دی جائے گی۔ کورٹ ادائیگی کے لئے پریشانی پیدا کرنے کی مزید مہلت دے گی۔

آرٹیکل ۱۳۶:

جب کوئی کسی عوامی افسر، سول نوکر یا قانونی افسر پر حملہ کرتا، یا مارتا ہے یا کوئی شخص عوامی خدمت کو ادا کرتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے یا طاقت یا تشدد کے ذریعے مزاحمت کرتا ہے یا اپنے فرائض کو ادا کرنے کے دوران لاپرواہی کرتا ہے تو اس کو ایک عرصہ تک حراست میں رکھا جائے گا۔ جو کہ چھ ماہ سے زیادہ نہیں بڑھائی جائے گی۔ یا اس کو دو سو پاؤنڈ سے زیادہ جرمانہ نہیں کیا جائے گا۔

آرٹیکل ۱۳۷:

اگر مزاحمت یا ہتک کے ذریعے سزا واقع ہو جائے یا کوئی زخم آجائیں۔ تو سزا کے طور پر اس کو ایک عرصہ کے دوران قید میں رکھا جائے گا جو کہ دو سال سے زیادہ نہیں بڑھائی جائے گی۔ یا اس کو جرمانہ ادا کرنا پڑے گا جو کہ دو سو پاؤنڈ سے زیادہ نہیں ہوگا۔ اگر زخم یا سزا کوئی اسلحہ، چھڑی، مشین یا کوئی دوسرے اوزار کے ذریعے واقع ہو۔ اگر سزا یا زخم اس صورت حال تک پہنچ جائے جو کہ آرٹیکل ۲۴۱ میں بیان کیا گیا ہے تو پھر سزا حراست کی ہوگی۔

آرٹیکل ۱۳۷ کی وضاحت:

کم از کم سزاؤں کی حد جو کہ جرائم آرٹیکلز ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۳۷ میں بیان کئے گئے ہیں ان پر حراست کی سزا پندرہ دن ہوگئی یا دس پاؤنڈ جرمانے کی سزا ہوگی۔ اگر محرم عوامی افسر یا ایک ایسا شخص جو ریلوے یوٹیلٹی میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے یا کسی دوسرے عوامی آمدورفت کے ذریعے میں اور اس کے سفر کے دوران یا سٹیشن پر اترنے کے پر کسی کی ہتک کی ہو۔

آرٹیکل A۱۳۷ کی وضاحت:

جو کوئی طاقت، تشدد یا دھمکی استعمال کرتا ہے کسی بھی عوامی افسر، سول نوکر یا کوئی ایسا شخص جو قومی خدمت ادا کر رہا ہے اس کے ساتھ یا اُس کو اپنی ڈیوٹی کی جگہ پر صحیح ڈیوٹی سرانجام دینے سے روکتا ہے لیکن اس کے مقصد تک پہنچے بغیر تو اُس

[15] Egypt Criminal Code Enlish P# 63.

کو ایک عرصہ تک قید کیا جائے گا اور یہ قید پانچ سال سے زیادہ نہیں بڑھائی جائے گی۔ اگر اس کی درشت اس کے مقصد کو پہنچتی ہے تو اِسے ایک عرصہ تک قید کیا جائے گا جو کہ پانچ سال سے زیادہ نہیں بڑھائی جائے گی۔ سزا دونوں صورتوں میں قید تک پہنچے گی اگر درشت ایک اسلحہ کی ذریعے پہنچائی گئی ہو۔

اگر سزا یا زخم درشت کے ذریعے واقع ہو اور اس کا نتیجہ مستقل نا اہلیت ہو تو سزا عارضی طور پر دس سال قید بامشقت ہو گی۔ اگر سزا یا زخم پچھلے حصہ کے مطابق ہو گئی جو کہ موت کا سبب ہو تو سزا عارضی طور پر سخت محنت ہو گی۔[16]

حد بغاوت سے متعلق ملائیشیاء کا قانون اور عملی اطلاقات

ملائیشیا میں بغاوت پر حد لاگو کرتے وقت جرم کی نوعیت کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی حکمران کے خلاف بغاوت کی کسی بھی نوعیت میں حصہ لیتا ہے تو اس پر سزئے موت عائد کی جائے گی یا اُسے عمر قید کی سزا دی جائے گی یا مجرم پر جرمانہ بھی عائد کیا جا سکتا ہے۔Yang di-Pertuan Agang یا ایک حکمران یا Yang di-Pertua Negri کے خلاف اجرت پر جنگ کی تحریک یا جنگ کی کوشش کرنا۔ 121 جب کوئی Yang di Pertuan یا کسی دوسرے حکمران یا Yang di perlua Negeri کے خلاف اسی طرح کی جنگ کی کوشش کرتا ہے یا اجرت لے کر جنگ کی ترغیب پیدا کرتا ہے اُسے موت کی سزا دی جائے گی یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور اگر موت کی سزا نہیں دی جائے گی تو اُس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ Yang di-Pertuan A gang حکمران یا Yang di-Perlua Negeri کے خلاف شخص کی ایذا۔ 121A جو کوئی Yangdi-perluan Agang یا کسی بھی حکمران یا Yang di perlua Negeri کے متعلق چکر خیال کرے، دریافت کرے، ترغیب دے یا موت یا زخم یا قید کرے تو ان کے ورثا یا بعد میں آنے والے اسے موت کی سزا دیں گے اور اس پر جرمانہ بھی عائد کریں گے۔ جو کوئی Yangdai Pertuan Agong کے خلاف کسی قسم کا چکر کا خیال کرے یا کوئی بات دریافت کرنے یا اسے حکومت سے محروم کرنے کی کوشش کرے یا حکمران کو برطرف کرے اس کے ورثا یا بعد میں آنے والے یا ریاست کے حکمران یا جرائم کی طاقت کے ساتھ تختہ الٹیں یا جرائم والی طاقت ملائیشیاء کی گورنمنٹ یا کسی ریاست کے خلاف ہوں تو اُن کو عمر قید کی سزا دی جائے گی۔ اور اس پر جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔[17] A121 اور 121B حصہ کے تحت دکھ دینے والوں کی مدد کرنا۔

جو کوئی دکھ دینے والے کمیشن کی مدد کرتا ہے تو A121 یا 121B سیکشن کے مطابق قابل سزا ہے تو اوپر بتائے گئے جرائم کے مطابق سزا مہیا کی جائے گی۔121B ،A121، 121 یا کسی C121 حصہ کے خلاف جان بوجھ کر جرائم کی معلومات دینا جو کوئی جانتا ہے یا کسی وجہ سے یقین کرتا ہے کہ کوئی جرم A121،121B ، ،C121 121 حصہ کے تحت قابلِ سزا ہے جس کا جان بوجھ کر ارتکاب کیا گیا ہو یا اس جرم کے لحاظ سے کسی قسم کی معلوم خارج کی گئی ہو، جن کا وہ قانونی طور پر دینے کا پابند ہے قانون کے مطابق اس کی سزا قید ہے جو کہ سات سال تک بڑھائی جا سکتی ہے یا اس پر جرمانہ ہے یا دونوں سزائیں جائیں گی۔ اسلحہ اکٹھا کرنا، اس ارادے کے ساتھ کہ Yangdi.Perluam

---

[16]Egypt Criminal Code English P# 64-65.

[17]Laws Of Malaysia PENAL Code P# 76.

Agong ایک حکمران یا Yang di perlua Negeri کے خلاف رضاکارانہ طور پر جنگ کی جائے۔ جب کوئی طاقت اکٹھی کرتا ہے یا آدمیوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ سلحہ یا فوجی سامان یا دوسرے طریقے سے رضاکارانہ طور پر جنگ کے ارادے سے تیاری کرتا ہے یاYangdi.Perluam Agong کے خلاف رضاکارانہ طور پر جنگ ی تیاری کی یا جنگ میں اعانت کرنا یا اس قسم کی جنگ کی تیاری کرنا تو قانون کے مطابق اس کی سزا عمر قید ہے یا قانون کے مطابق قید جو کہ بیس سال سے بڑھائی نہیں جاسکتی۔ اور اس کی سزا جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔

رضاکارانہ جنگ کرنے میں سہولت پیدا کرنے کے ارادے کو مخفی رکھنا

جب کوئی کسی عمل کے ذریعے یا غیر قانونی بھول چوک کے زریعے یاYangdi.Perluam Agong یا کسی حکمران یا Yangdi.Perluam Agong کے چھپنانے کی کوشش کی یا سہولت پیدا کرنے کی کوشش کو مخفی رکھا یا اس کو اسی طرح جانا یا اس قسم کی پوشیدگی یا سہولت پیدا کرنے کی کوشش کو مخفی رکھے گا تو اس کو قانون کے مطابق قید کی سزا دی جائے گی دس سال تک بڑھائی جائے گی اور اس پر جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔[18]

خلاصۂ بحث

پاکستانی قانون میں مرتد کو عدالت جتنے دن مناسب سمجھے توبہ کرنے کا وقت دیتی ہے اور یہ مدت ایک ماہ سے زاید نہیں ہوتی دوران مدت مرتد کو قید رکھا جاتا ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قید بامشقت یا سادہ قید کی سزا دی جاتی ہے جس کی سزا 2 سال تک ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سعودی عرب کے قانون کے مطابق مرتد کو کم از کم 1 ماہ تک توبہ کا وقت دیا جاتا ہے اور اس دوران مرتد جیل میں گزارے گا۔ بعد ازاں اگر وہ گناہ سے تائب ہو جائے تو اس کی تلافی ہوتی ہے وگرنہ بطور حد اسے سزائے موت دی جاتی ہے۔ مصر میں بھی مرتد کو توبہ کا 1 ماہ تک وقت دیا جاتا ہے بعد ازاں توبہ نہ کرنے کی صورت میں مرتس کو سزائے موت دی جاتی ہے۔ جبکہ ملائشیا میں مرتد کو جرمانہ، وید یا کوڑوں کی سزا دی جاتی ہے۔ بغاوت کے مرتکب شخص کو پاکستان پینل کوڈ کے مطابق عمر قید اور جرمانے کی سزا دی جاتی ہے۔ سعودی عرب میں بغاوت کی سزا گردن زنی ہے جبکہ مصر میں بغاوت کرنے والے شخص کو 6 ماہ تک قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملائشیا میں حکمران وقت کے خلاف بغاوت کرنا یا کسی بھی نوعیت میں حصہ لینے والے شخص کو موت کی سزا دی جاتی ہے اور بعض اوقات عمر قید یا جرمانے کی سزا بھی دی جاتی ہے۔ عملی طور پر مرتد اور بغاوت کرنے والے شخص کو شریعت اسلامی کے قوانین کے مطابق صرف سعودی عرب میں گردن زنی کی صورت میں سزا دی جاتی ہے جبکہ پاکستان سمیت دیگر تینوں ممالک میں مرتد اور بغاوت کرنے والے شخص کو قید، جرمانہ یا موت کی سزا دی جاتی ہے مگر بعد اکثر و پیشتر عدالتیں سزا میں مجرم کو ریلیف دے دیتی ہیں اور ان تینوں ممالک میں شرعی سزا کا نفاذ نہ ہونے کے برابر ہے۔

---

[18]Laws Of Malaysia PENAL Code P# 77.